REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۹ نبوت ۱۳۳۹ ہش | ۲۹ نومبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۸ نومبر بوقت ۹½ بجے صبح

گزشتہ دو روز حضور اقدس کو اعصابی بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

صدر ایوب آئندہ جمعرات کو جنوب مشرقی ایشیا کے طویل دورے پر روانہ ہو رہے ہیں

قدیم دوست ملکوں کے ساتھ زیادہ قریبی اور گہرے روابط قائم ہونے کی توقع

کراچی ۲۸ نومبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں یکم دسمبر سے جنوب مشرقی ایشیا کا اپنا انتہائی مصروف اور طویل ترین دورہ شروع کر رہے ہیں۔ اس دورے میں آپ برما، انڈونیشیا فلپائن اور جاپان تشریف لے جائیں گے۔ اس میں آپ ہزار ہا میل تک ہوائی جہاز میں سفر کرنے کے علاوہ ان ممالک میں موٹر کار اور ریل گاڑی میں بھی طویل فاصلے طے کریں گے۔ آپ بہت سے شہروں میں مختلف قوموں کے سینکڑوں اشخاص سے ملاقات اور تبادلۂ خیالات کریں گے۔ صدر جو کوئٹہ میں دو روز قیام کرنے کے بعد کل کراچی پہنچے ہیں رنگون جانے کے لئے ۳۰ نومبر کو ڈھاکہ روانہ ہو جائیں گے۔ گورنر مشرقی پاکستان لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں اور وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خاں بھی صدر کے ہمراہ رنگون جائیں گے۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں رنگون میں چار روز قیام کرنے کے بعد واپس آجائیں گے۔ اور صدر کی پارٹی جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کے دورے پر روانہ ہو جائیگی اس بات کی قوی امید ہے کہ اس دورے کے نتیجے میں ان چاروں قدیم دوست ممالک۔ برما انڈونیشیا، فلپائن اور جاپان کے ساتھ پاکستان کے روابط اور زیادہ گہرے اور دوستانہ ہو جائیں گے۔ اور ان میں باہمی تعاون کی نئی راہیں کھل جائیں گی۔ متعلقہ سرکاری افسران کو یقین ہے۔ کہ صدر کے اس دورے میں برما کے ساتھ سرحدی مسائل پر سمجھوتے انڈونیشیا کے ساتھ ثقافتی معاہدے اور صنعت و تجارت کے میدان میں جاپان کیساتھ مزید تعاون کو خاص اہمیت حاصل ہوگی۔

ہندوستان اور پاکستان ایک دوسرے کے لئے چند اور اشیا برآمد کرینگے

تجارت بڑھانے کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کے سوال پر مزید غور کیا جائیگا

کراچی ۲۸ نومبر۔ ہندوستان اور پاکستان کے تجارتی وفود نے جن کی بات چیت یہاں کل ختم ہوئی ہے اور ٹیگیولی کے مخصوص سمجھوتے کا دائرہ وسیع کرنے کے سوال پر تبادلۂ خیالات کیا۔ تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت بڑھانے میں آسانی پیدا ہو۔ کانفرنس نے اس سوال پر آئندہ اجلاس میں مزید غور کرنے کا فیصلہ کیا۔ دونوں وفود نے ہر ملک کی برآمدی اشیاء کی فہرست میں چند نئی چیزیں شامل کرنے پر اتفاق کیا۔ تاکہ مالیت کی ڈیوٹی سے زیادہ حد کے اندر رہ کر تجارت میں توازن پیدا کیا جا سکے۔ چنانچہ پاکستان کی برآمدی فہرست میں نائیلز کے کٹ موتو فلامنٹ اور فلور سپار کا اور ہندوستان کی برآمدی فہرست میں مچھلی پکڑنے کے کانٹوں سائنسی آلات۔ ہوزری مشین کی سوئیوں اور آگ بجھانے کے سامان کا اضافہ کر دیا گیا۔ کانفرنس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ کوئی ملک اگر دوسرے کو کوئی اور چیز برآمد کر سکتا ہو تو خاص انتظامات کے تحت اسے بھی فہرست میں شامل کر لیا جائے۔ دونوں وفود نے خاص انتظامات کا دائرہ وسیع کرنے کے امکانات پر بھی تبادلہ خیالات کیا۔ تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت میں اضافہ ہو۔

ولادت

واشنگٹن (بذریعہ تار) مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی مطلع فرماتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۰ء بروز جمعہ ان کے بھائی جمیل احمد صاحب اکبر کو وہاں پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم سابق مبلغ امریکہ کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام جلیل احمد تجویز فرمایا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور نیک صالح اور خادم دین بنائے آمین

غلبۂ اسلام کی آسمانی جدوجہد میں شریک ہونا ایک سعادت عظمیٰ ہے

ہمارے نوجوانوں کو اس سعادت کے حصول کے لئے ہر آن کوشاں رہنا چاہیے

ربوہ ۔ مورخہ ۲۷ نومبر کی شام کو ہوسٹل تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے مبلغ امریکہ مکرم سید جواد علی صاحب کے اعزاز میں ایک عشائیہ ترتیب دیا گیا جس میں سکول کے بعض ممبران سٹاف کے علاوہ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر مکرم سید جواد علی صاحب نے ہوسٹل میں مقیم طلبا سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ پر روشنی ڈالی کہ امریکہ میں لوگ کس طرح رفتہ رفتہ اسلام کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں آپ نے بتایا کہ جب ایک غیر مسلم کسی مبلغ کی مسلسل جدوجہد کے بعد حلقہ بگوش اسلام ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کے اس فضل پر اس مبلغ کو جو خوشی ہوتی ہے کسی دوسرے کے لئے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ آپ نے کہا مبلغ کو اس کامیابی پر لاکھوں ڈالر حاصل کرنے والے کی خوشی سے ہزار ہا گنا زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے یہی وہ خدمت اسلام کے نتیجہ میں میسر آنے والا سرور ہے جس کی خاطر ایک مبلغ سالہا سال ہر قسم کی تکالیف بخوشی برداشت کر کے غیر ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرتا چلا جاتا ہے۔ اور راہ میں پیش آنے والی مشکلات کو عین سعادت اور انعام خداوندی سمجھتا ہے۔ آپ نے کہا دوسروں کو راہ راست پر لانا اور اس طرح غلبۂ اسلام کی آسمانی جدوجہد میں شریک ہونا وہ سعادت عظمیٰ ہے جس کے حصول کی خاطر ہمارے نوجوانوں کو ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔ اور اس میں ایک دوسرے پر بڑھ چڑھ کر سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے آخر میں اجتماعی دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی (نامہ نگار)

طوفان زدگان کی امداد کے لئے آغا خاں کا عطیہ

ڈھاکہ ۲۸ نومبر۔ پاکستان میں ہز رائل ہائی نس آغا خاں کے سیکرٹری مسٹر ذوالفقار علی بھی ولی آنی نے کل صبح گورنر مشرقی پاکستان لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں سے ملاقات کی اور طوفان زدگان کی امداد کے لئے آغا خاں کی طرف سے ۵۰ ہزار روپے کا عطیہ پیش کیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

زیارتِ صالحین اور علمِ دین کے حصول کی خاطر سفر کرنا موجبِ ثوابِ کثیر و اجرِ عظیم ہے

اپنے دینی بھائیوں کو ملنے کی غرض سے سفر اختیار کرنا گناہوں کی بخشش اور رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے

سفرِ جلسہ سالانہ کی اہمیت و عظمت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

(۱) "تمام مسلمانوں کو مختلف اغراض کے لئے سفر کرنے پڑتے ہیں۔ کبھی سفر طلبِ علم ہی کے لئے ہوتا ہے ...... اور کبھی زیارتِ صالحین کے لئے سفر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنی کے ملنے کے لئے سفر کیا تھا... اور کبھی سفر اپنے مرشد کے ملنے کے لئے (ہوتا ہے) جیسا کہ ہمیشہ اولیاء کبار جن میں حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت معین الدین چشتی اور حضرت مجدد الف ثانی بھی ہیں۔ اکثر اس غرض سے بھی سفر کرتے رہے جن کے سفر نامے اکثر ان کے ہاتھ سے لکھے ہوئے اب تک پائے جاتے ہیں ...... یہ تمام قسم سفر کی قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی رو سے جائز ہیں۔ بلکہ زیارتِ صالحین اور ملاقات اخوان اور طلبِ علم کے سفر کی نسبت احادیث صحیحہ میں بہت کچھ حث و ترغیب پائی جاتی ہے ..... صحیح بخاری کا صفحہ ۱۶ کھول کر دیکھو کہ سفر طلب علم کے لئے کس قدر بشارت دی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ من سلك طريقاً يطلب به علماً سهل الله له طريق الجنة یعنی جو شخص طلب علم کے لئے سفر کرے اور کسی راہ پر چلے تو خدا تعالیٰ بہشت کی راہ اس پر آسان کر دیتا ہے .... علم دین کے لئے اور اپنے شبہات دور کرنے کے لئے اور اپنے دینی بھائیوں اور عزیزوں کو ملنے کے لئے سفر کرنے کو موجبِ ثوابِ کثیر و اجرِ عظیم قرار دیا ہے بلکہ زیارتِ صالحین کے لئے سفر کرنا قدیم سے سنّتِ سلف صالح چلی آئی ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جب قیامت کے دن ایک شخص اپنی بداعمالی کی وجہ سے سخت مواخذہ میں ہو گا۔ تو اللہ جل شانہٗ اس سے پوچھے گا۔ کہ فلاں صالح آدمی کی ملاقات کے لئے کبھی تو گیا تھا؟ تو وہ کہے گا بالارادہ تو کبھی نہیں گیا مگر ایک دفعہ ایک راہ میں اس کی ملاقات ہو گئی تھی۔ تب خدا تعالیٰ کہے گا کہ جا بہشت میں داخل ہو جا میں نے اس ملاقات کی وجہ سے تجھے بخش دیا ...... حدیث سے بھی یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ جو لوگ طلبِ علم یا دینی ملاقات کے لئے کسی اپنے مقتدا کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیں وہ اپنی گنجائشِ فرصت کے لحاظ سے ایک تاریخ مقرر کر سکتے ہیں جس تاریخ میں وہ بآسانی اور بلا حرج حاضر ہو سکیں ......"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

(۲) "اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے! ور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہو گا۔ کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر کر رکھیں اور اگر تدابیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں۔ تو بلا توقف سرمایہ میسّر آ جائے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسّر ہو جائے گا۔"

(آسمانی فیصلہ)

رحمت کا سحاب

آسماں سے کوئی دُنیا پر عذاب آتا نہیں
ساتھ جب تک اس کی رحمت کا سحاب آتا نہیں

بجلیوں سے دل کی ظلمت مٹ نہیں سکتی کبھی
بام پر جب تک ازل کا آفتاب آتا نہیں

تعبُّد کے ساتھ جب تک ہو نہ شاملِ نستعین
زندگانی میں حقیقی انقلاب آتا نہیں

خون میں نازل نہ ہوں جب تک نئی رنگینیاں
لاکھ غازے ہوں کبھی رنگِ شباب آتا نہیں

چھیڑتا جب تک نہیں پھر اس کو اُستادِ ازل
رقص میں ہستی کا پھر تارِ رباب آتا نہیں

آپ ہی ناداں ہیں بیٹھے ہوئے پنبہ بگوش
آپ حیراں ہیں اُدھر سے کیوں جواب آتا نہیں

جس کی ہوں تنویر آنکھیں دیکھ لیتا ہے اُسے
انجمن میں وہ کبھی زیرِ نقاب آتا نہیں

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

قرآن مجید کی دو آیات کی پُر معارف تفسیر

فرمودہ یکم نومبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

دعوے تو بھی کر دیتے ہیں اور کہنے کو عالم فاضل بھی کہلاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں ہمیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے۔ امرتسر سے ایک احمدی نے مجھے لکھا کہ یہاں ایک غیر احمدی ہے۔ وہ بڑا زاہد اور تہجد گزار ہے وہ کہتا ہے۔ مجھے روزانہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے ہمیں اس کا کوئی جواب نہیں آتا۔ میں نے لکھا کہ اس کے دو ہی جواب ہو سکتے ہیں یا تو وہ جان بوجھ کر جھوٹ بولتا ہے اور اس کا دماغ خراب ہے۔ اگر وہ کہے کہ میں جھوٹ نہیں بولتا تو میں چند آیتیں قرآن کریم کی بھیجتا ہوں۔ وہ اس کے معنے کر دے۔ اور وہ معنے اس قسم کے ہوں کہ عربی زبان کے لحاظ سے حل ہو سکیں۔ اگر اس کو

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت

ہوتی ہے۔ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے آنا ہی کرا دیں۔ اور جس کو روز زیارت ہوتی ہو۔ اس کے لئے یہ کام کونسا مشکل ہے۔ یہ تو ان کے لئے بڑی آسان بات ہوگی۔ جب اس دوست نے ان عالم صاحب سے یہ باتیں کیں تو وہ کہنے لگے یہ کام تو نہیں ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والنجم اذا ھویٰ۔ ہم نجم پیش کرنے میں صرف نام نہیں لیتے۔ وہ جب تمہارے سامنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو کچلے گا۔ تب تم مانو گے کہ وہ سچا ہے۔ ایک سو سال کے بعد دو سو سال کے بعد تین سو سال کے بعد چار سو پھر آٹھ سو سال کے بعد اسلام پر جب بھی دشمن کا حملہ ہوا نجم آسمان سے اس پر گرا۔ اور اس نے کچل کر رکھ دیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کیا اس میں بھی کوئی شبہ کی گنجائش ہے کہ ما ضلّ صاحبکم وما غویٰ۔ ہر زمانے میں علوم بدلتے رہتے ہیں۔ اور نئے نئے علوم ظاہر ہوتے ہیں کوئی سائنس کی ایجادیں کرتا ہے۔ کوئی فلسفہ کو کھڑا کر دیتا ہے۔ اور کئی قسم کے اور علوم بھی ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ مگر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خادم

ان سب علوم کے باوجود ان سب کو کچلتا ہے اور ان کے مادی علوم کے مقابلہ میں روحانی علوم سے فتح حاصل کرتا ہے۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے ہے۔ پس والنجم میں مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے

— (۲) —

دوسرا مضمون جو میرے ذہن میں آیا وہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وفات کے وقت اپنی اولاد کو مخاطب فرماتے ہوئے یہ وصیت کی تھی۔ کہ لا تموتن الا وانتم مسلمون تم پر موت اس حالت میں آنی چاہیئے کہ تم خدا تعالےٰ کے کامل فرمانبردار ہو ادھر حضرت یوسف علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے یہ دعا کی کہ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین حالانکہ یہ دعا کرنے کے وقت

حضرت یوسف علیہ السلام

اعلیٰ درجہ کے روحانی مقام پر پہنچ چکے تھے اور اللہ تعالےٰ کا الہام ان پر نازل ہونا شروع ہو چکا تھا۔ اس وقت توفنی مسلماً کا سوال ہی نہ رہ گیا تھا۔ وہ یقیناً مسلماً میں شامل تھے۔ اگر مسلم نہ ہوتے۔ تو نبی کیسے بن جاتے۔ مگر باوجود نبی ہونے کے انہوں نے یہ دعا مانگی۔ ادھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا لا تموتن الا وانتم مسلمون اے میری اولاد مسلم ہونے کے بغیر نہ مرنا ادھر حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ دعا مانگنا کہ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین صاف ظاہر کرتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے باوجود نبی ہونے کے ایک نبی کے کلام کا ادب کیا۔ گویا نبی دوسرے نبی کے کلام کا ادب اور احترام کرتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ اس کا اپنا مقام اعلیٰ ہوتا ہے۔ وہ ایک نبی کی بات کا ادب کرتا ہے۔ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو نصیحت کی تھی۔ کہ مومن ہو کر مرو مگر

حضرت یوسف علیہ السلام کا مقام

یقینی طور پر مسلم کا تھا۔ لیکن آپ نے اپنے دادا کے حکم کے مطابق خدا تعالےٰ سے دعا کی فاطر السمٰوٰت والارض انت ولی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ آپ نے پہلے اللہ تعالےٰ کی عظمت جلال اور شان کو ظاہر کیا پھر اپنا تعلق خدا تعالےٰ سے بیان کیا کہ دنیا اور آخرت میں میرا صرف تو ہی ہے دوست بھی تو ہی ہے۔ اور [illegible] کرنے والا بھی تو ہی ہے۔ اس کے بعد تمام بنی نوع انسان سے قطع تعلق ظاہر کر کے کہا انت ولی فی الدنیا والآخرۃ۔ میرا باپ بھی تو ہی ہے میری ماں بھی تو ہی ہے ساری دنیا کے ہوتے ہوئے بھی تو ہی دوست اور ساتھی ہے مجھے دنیا و آخرت میں تیرے سوا کوئی نظر نہیں آتا۔ لیکن چونکہ تیرے ایک نبی نے نصیحت کی تھی کہ مومن ہو کر مرنا۔ اس لئے میں اس نصیحت کے ادب کے طور پر درخواست کرتا ہوں۔ کہ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین ذرا غور تو کرو جب خدا تعالےٰ کا ایک نبی ایک یقینی طور پر مسلم کا درجہ رکھنے والا۔

ایک نبی کی نصیحت

کو نہیں بھولتا۔ اور نبی کے کلام کو نظر انداز نہیں کرتا۔ تو تم لوگ کیوں بھول جاتے ہو اور یہ سمجھ لیتے ہو کہ ہم پکے مسلمان بن گئے ہیں۔ تم میں سے کتنے ہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات کے مطابق خدا تعالےٰ سے دعائیں کرتے ہیں۔ آپ لوگ تو یہ سمجھتے ہیں ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر ایمان لے آنا اور بیعت کر لینا بھی اللہ تعالےٰ پر احسان ہے۔ لوگ تھوڑا بہت چندہ دے دینے کو یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ سمجھ لینے کو ایک بہت بڑا کارنامہ تصور کر لیتے ہیں۔ مگر ایک نبی کو دیکھو کہ وہ نبی کی نصیحت کا کتنا احترام کرتے ہیں۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات اور نصائح کو یاد کر کے اپنے اندر سوز و گداز کی کیفیت پیدا کر کے بارگاہ الٰہی میں دن اور رات رکوع و سجود میں چلتے پھرتے اور کام کرتے وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔ جب تک تم انبیاء علیہم السلام کے چھوٹے چھوٹے عمل کی بھی نقل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ جب تک تمہارے دل اس والہانہ جوش اور محبت سے لبریز نہیں ہو جاتے۔ اور جب تک تم صحابہؓ کی طرح اسلام کے عشق میں مخمور نہیں ہو جاتے۔ تب تک تم مومن بلکہ مسلم کہلانے کے بھی پور[ے] مستحق نہیں ہو سکتے۔ صحابہؓ کے اندر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت تھی کہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ

کے متعلق ذکر آتا ہے۔ کہ وہ حج کو جاتے ہوئے ہمیشہ ایک جگہ پہنچ کر قافلے کو ٹھہراتے اور خود ایک طرف جنگل میں نکل جایا کرتے اور ایک جگہ تھوڑی دیر ٹھہر کر واپس آ جایا کرتے تھے ایک دفعہ کسی نے پوچھا آپ ہر سال یہاں قافلے کو ٹھہرا کر کہاں چلے جاتے ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ جاتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا میں ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حج کے لئے گیا تھا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ قافلہ ٹھہرا کر وہاں جا کر پیشاب کیا تھا۔ اس لئے میں بھی وہاں جا کر تھوڑی دیر ٹھہرا ہوں اور واپس آ جاتا ہوں۔ اور اس پرانی یاد کو اس طرح تازہ کر لیا کرتا ہوں۔ اب دیکھو ان لوگوں کے اندر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا احترام تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے باوجودیکہ

مقام نبوت

آپ کو حاصل ہو چکا تھا۔ صرف اس لئے دُعا کی تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نصیحت کا ادب و احترام ہو۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو مسلم ہونے کا مقام حاصل تھا۔ پھر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس جگہ پیشاب کیا تھا۔ اس جگہ تھوڑی دیر کھڑے رہ کر واپس آ جاتے تھے۔ جب تک اس قسم کا والہانہ جوش اور عشق نہ ہو۔ یہ خیال کر لینا کہ میں کامل ہو گیا ہوں ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ ایسے انسان کا

ایمان ہر وقت خطرہ میں

ظلت

ہوتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ اپنے ایمان کی حفاظت کرے ورنہ شیطان اس کے ایمان کو چرا لے گا۔ اگر کوئی شخص ہر روز اپنے ایمان کا محاسبہ نہیں کرتا۔ تو اس کو پتہ بھی نہ لگ سکے گا۔ اور اس کا ایمان چوری ہو جائیگا میں ایک دفعہ ڈلہوزی گیا۔ جب ہماری موٹر گورداسپور کے قریب پہونچی۔ میں نے اپنی جیب دیکھی تو بٹوا غائب تھا۔ معلوم ہوا کہ گھر پر ہی

رہ گیا تھا۔ بڑی پریشانی ہوئی۔ سارے قافلے سے دس دس بیس بیس روپے قرض لئے اور سفر ختم کیا۔ یہ تو روپے تھے جو تار یا فون کے ذریعے بھی منگوائے جا سکتے تھے۔ مگر دیکھو کتنی پریشانی ہوئی۔ لیکن ذرا خیال تو کرو اگر کسی کا ایمان کا بٹوا کہیں رہ گیا تو وہ کیا کرے گا۔ ہماری ماں ہمیں اپنا ایمان نہ دے گی۔ ہمارا باپ ہمیں اپنا ایمان نہ دے گا۔ ہمارا بیٹا ہمیں اپنا ایمان نہ دے گا۔ اور ہماری اولاد ہمیں اپنا ایمان نہ دے گی۔ کوئی بھی تو ایسا نہ ہوگا جو کہے تمہارا ایمان کا بٹوا تو کہیں گم ہو گیا یا رہ گیا ہے تو میں اپنا ایمان تمہیں دے دیتا ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

صرف ایک مثال

اس قسم کی ہے۔ قیامت کے دن ایک گنہگار ہوگا جو ہر قسم کے جرائم اور گناہ دنیا میں کرتا رہا ہوگا اور وہ دنیا میں اپنے باپ کا خطرناک مخالف ہوگا۔ ادھر اس کے باپ کو بھی گنہگار ہونے کی وجہ سے جہنم کی سزا ملے گی ابھی اس بیٹے کا اپنا فیصلہ نہیں ہوا ہوگا کہ وہ بیٹا خدا تعالےٰ سے کہے گا۔ اے خدا میں تو سخت گنہگار ہوں ہی تو جہنم جانا ہی ہے اس لئے میرے باپ کے گناہ بھی مجھے دے دیجئے اور اس کو بہشت میں بھیج دیجئے اللہ تعالےٰ کہے گا یہ لڑکا دنیا میں اپنے باپ کی سخت مخالفت کرتا رہا مگر آج اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ یہ باپ کی جگہ بھی دوزخ میں رہے۔ فرمائے گا اگر ایک بندہ دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر لے سکتا ہے تو میں خدا تعالےٰ ہو کر بندے کا بوجھ کیوں نہ اٹھالوں۔ اللہ تعالےٰ فرشتوں کو حکم دیگا ان دونو باپ بیٹے کو بہشت میں لے جاؤ۔ یہ تو صرف ایک مثال ہے۔ بلکہ ممکن ہے یہ مثال نہ ہو تمثیل ہی ہو۔ لیکن اس سے فائدہ اٹھانے ہوئے

ہر شخص کو چاہیئے

کہ اپنے ایمان کی ہر وقت حفاظت کرے۔ ہر روز محاسبہ کرے اور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پہ چلنے کی کوشش کرے آجکل تو لوگ نقش قدم پہ چلنے کی بجائے ان خواہشات اور امیدوں کو بھی یاد نہیں رکھتے جو انبیاء خصوصاً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں تھیں۔ تم نبی نہیں ہو تم صدیق نہیں ہو۔ تم شہید نہیں ہو۔ مگر تم یہ خیال ہی نہیں کرتے کہ کم از کم ہم دعائیں تو کریں تمہارے سامنے تو قیمتی مسلمان بہایت اعلےٰ درجے کی مثال ہے۔ جب ایک نبی کو دوسرے نبی کے کلام کا اتنا خیال تھا تو عام لوگوں کو تو بہت ہی زیادہ ہونا چاہیئے بہر ادب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کلام کے لئے تھا جس پر حضرت یوسف علیہ السلام نے عمل کیا۔ آپ لوگوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور ہمارے سب امیدوں پر عمل کرنا چاہیئے اور رات دن دعائیں کرنی چاہئیں اور ان سب چیزوں کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ دانستہ امید بیکار۔ جو بات یاد رہے وہ کبھی کام آجاتی ہے اور کبھی نہ کبھی انسان نیکی کی طرف مائل ہو جاتا ہے

ایک صوفی کا ذکر

آتا ہے کہ وہ کسی رئیس کو ہمیشہ نیک کاموں کی نصیحت کیا کرتے تھے مگر اس کو کچھ فائدہ نہ ہوا۔ انہوں نے اسے کئی بار قرآن اور حدیث سے سمجھایا مگر وہ ہمیشہ تمسخر کیا کرتا۔ کیونکہ وہ رئیس تھا اور متکبر تھا۔ اس رئیس نے اپنے شہر کے صوفیا اور علماء کو اتنا دق کیا کہ وہ شہر چھوڑ کر چلے گئے۔ ایک دفعہ وہ صوفی حج کرنے کیلئے خانہ کعبہ گئے انہوں نے اسی رئیس کو دیکھا کہ وہ

خانہ کعبہ کا طواف

کر رہا ہے اور زار و زار رو رہا ہے۔ انہوں نے اسے جا پکڑا اور کہا تمہیں کیا ہوا ہم نے تمہاری خاطر اپنا وطن اور گھر بار چھوڑا۔ تم قرآن و حدیث سے تمسخر کیا کرتے تھے۔ آج تمہاری یہ کیا حالت ہے۔ اس نے کہا سب ٹھیک ہے میری حالت تمہارے چلے جانے کے بعد بھی مدتوں وہی رہی۔ ایک دفعہ میں بازار میں سے گذر رہا تھا تو کوٹھے پر سے کسی کی آواز آئی کہ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ۔ یہ آیت میرے سینے میں چھری کی طرح لگی اور مجھے یوں معلوم ہوا کہ قرآن شریف کی یہ آیات آج پہلی دفعہ صرف میرے ہی لئے اتر رہی ہیں اور میرے دل پہ نازل ہو رہی ہیں۔ تمہاری ساری کوششوں سے اتنا اثر نہ ہوا تھا۔ مگر یہ آیت میرے دل میں گھس گئی اور میں نے توبہ کی اور میں حج کو آ گیا

خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے

کہ پڑھنے والا کون تھا۔ گر پڑھنے والے نے اس سوز و گداز سے پڑھا کہ میں اس وقت یہ سمجھا خدا تعالےٰ مجھے ہی مخاطب کر کے کہہ رہا ہے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ۔ تمہیں بھی اپنے ذہن میں یہ آیت رکھ لینی چاہیئے تاکہ جب تم پر وہ وقت آئے جو اس رئیس پر آیا تھا تو اس آیت کے الفاظ تم پر غالب آ جائیں انسان پر کبھی تاثیر کی اور کبھی غفلت کی حالت ہوتی ہے۔ اس رئیس کا دیکھو ادھر وہ بازار سے گزر رہا تھا اور ادھر کوئی کوٹھے پہ پڑھ رہا تھا۔ اس وقت اس پہ اثر قبول کرنے والی حالت طاری تھی۔ اگر یہ حالت نہ ہوتی تو بیچ نہ پڑتا۔ یہ تو ایک اتفاقی امر تھا ہر شخص کے لئے ایسا نہیں ہو سکتا۔ مگر تمہارے اندر ہر وقت وہ شخص بیٹھا ہونا چاہیئے جو پڑھے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ کسی چیز کو بار بار دہرانے سے وہ یاد ہو جاتی ہے۔ تم بھی اگر ان دعاؤں کو دہراؤ گے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیں تو تمہیں وہ

دعائیں یاد ہو جائیں گی

اور جب تم پہ یہ حالت آئے گی تو تم فوراً قبول کرو گے۔ پس جب بھی تم اس آیت کے سنانے والے کو اپنے نفس کے اندر بٹھاؤ گے تمہارے دل میں بھی ایمان کا بیج پڑ جائے گا۔ اور پھر وہ بڑھتا چلا جائے گا۔

قرار دادوں اور پیغامہائے تعزیت پر احباب کا شکریہ

(از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

"الفضل" میں حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ مغفورہ کی وفات کی خبر شائع ہونے پر مجھے جو پیغامہائے تعزیت موصول ہوئے تھے میں نے ان کا شکریہ بذریعہ الفضل اپنے مضمون میں ادا کر دیا تھا۔ لیکن اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد بھی کثرت سے تعزیت پر مشتمل قرار دادیں اور خطوط موصول ہوئے۔ مثلاً جماعت احمدیہ پشاور نے متفقہ طور پر اظہار ہمدردی پر مشتمل قرار داد تعزیت پاس کی۔ اسی طرح مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ نے ایک قرارداد کے ذریعہ رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اسی طرح جماعت کوئٹہ نے اور لجنہ اماء اللہ راولپنڈی اور لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ وغیرہ نے تعزیت پر مشتمل قرار دادیں بھیجیں جن میں والدہ مرحومہ کی وفات کو قومی صدمہ قرار دیا گیا اور ان کی خوش قسمتی کا ذکر کیا گیا تھا کہ نہ صرف یہ کہ احمدیت کے ابتدائی زمانہ میں خدا تعالےٰ کی اس نعمت کو پانے کی توفیق نصیب ہوئی اس کے ساتھ ہی خدا تعالےٰ کے حضور اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے پیش کرنے کی توفیق بھی نصیب ہوئی۔ اور اولاد کو بھی نمایاں طور پر خدمت دین کی توفیق ملی۔

مضمون شائع ہونے کے بعد جو خطوط آئے ان میں دوسرے دوستوں کے علاوہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور مکرم خان شمس الدین خانصاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع پشاور اور مکرم غلام محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حلقہ پہلے مہاراں ضلع سیالکوٹ اور مکرم عبد الرحمن صاحب امیر ضلع جماعت احمدیہ میانوالی۔ اور غیر ممالک میں سے انگلستان مغربی افریقہ اور مشرقی افریقہ وغیرہ سے بھی تعزیت کے پیغامات موصول ہوئے۔ ہالینڈ سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے بھی تعزیت نامہ تحریر فرمایا ہے۔ ان سب دوستوں کے پیغامات ہمارے لئے باعث تسکین و اطمینان ہوئے۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

مجھے افسوس ہے کہ میں دوستوں کا علیحدہ علیحدہ بذریعہ خطوط شکریہ ادا نہیں کر سکا۔ اس لئے اب بذریعہ الفضل شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اکثر دوستوں نے اس امر کا بھی اظہار کیا ہے کہ یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہوا کہ آپ اپنی والدہ صاحبہ کی وفات سے پہلے سفر کوئٹہ سے واپس آ گئے۔ واقعی میں بھی اسے اللہ تعالےٰ کا فضل ہی سمجھتا ہوں۔ ورنہ مجھے بہت زیادہ افسوس ہوتا۔ چنانچہ مجھے میری ایک ہمشیرہ نے کراچی سے لکھا ہے کہ

"جب آپ کوئٹہ تشریف لے گئے تو کئی دفعہ والدہ صاحبہ نے فرمایا اب: پتہ نہیں میں نے جلال الدین سے ملنا ہے کہ نہیں۔ مگر خدا تعالےٰ نے ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دی"

جب حضرت والد صاحب مرحوم و مغفور نے وفات پائی تھی اس وقت میں لنڈن میں مقیم تھا۔ خواجہ محمد شریف صاحب نے بتایا کہ والد صاحب مرحوم وفات سے چند روز پہلے بعض وقت کہہ اٹھتے تھے کہ میں جلال الدین سے تو اب مل نہیں سکوں گا" دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت والد صاحب اور حضرت والدہ صاحبہ کو جنت الفردوس میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقامات عطا فرمائے۔ آمین

میں اپنے مضمون میں یہ ذکر کرنا بھول گیا تھا کہ حضرت والدہ صاحبہ ۳۱۳ صحابہ مہدی موعود میں سے تھیں اور آپ کا وصیت نمبر ۲۴۳ تھا

درخواست دعا: مجھے چند دنوں سے دائیں چولہے میں شدید درد ہے۔ اٹھنے بیٹھنے سے لاچار ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے دلبشیر احمد مالی ظفر آباد برستہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد (سندھ)

تاریخ اسلام کا ایک اہم واقعہ — صلح حدیبیہ

(۲)

نمائندگان قریش سے گفتگو جب قریش کو اس بیعت کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت عثمان اور ان کے رفقاء کو رہا کر دیا۔ اور ان کے سمجھدار طبقہ نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ مسلمان بھی لڑنے مرنے کے لئے تیار ہیں۔ صلح پر قدرے آمادگی کا اظہار کیا۔ چنانچہ انہوں نے باہمی مشورہ کے بعد پہلے قبیلہ بنو ثقیف کے سردار عروہ کو اپنا نمائندہ بنا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اس نے واپس آکر قریش کو بتایا کہ میں نے قیصر و کسریٰ کے دربار بھی دیکھے ہیں مگر جو عزت محمد (صلعم) کو اپنے ہمراہیوں میں حاصل ہے۔ وہ کسی دنیوی بادشاہ کو بھی حاصل نہیں اسلئے میرا مشورہ یہی ہے کہ مسلمانوں سے صلح کر لینی چاہیئے اس پر قریش نے سہیل بن عمرو کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تاکہ وہ صلح کی گفت و شنید کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو پہلے ہی صلح کے لئے تیار تھے۔ چنانچہ سہیل بن عمرو کے پہنچنے پر رسول اکرمؐ نے سہیل بن عمرو کی شرائط کو منظور فرمالیا اور حضرت علیؓ کو بلاکر شرائط کو ضبط تحریر میں لانے کا ارشاد فرمایا۔

صلح نامہ کی شرائط حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلامی طریق کے مطابق صلح نامہ کی دستاویز کی پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا مگر سہیل نے اعتراض کیا اور کہا کہ عربوں کے مروجہ دستور کے مطابق باسمک اللھم لکھنا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے منظور فرمالیا۔ پھر جب حضرت علیؓ نے آنحضرت کے اسم مبارک کے ساتھ رسول اللہ کے الفاظ لکھے تو سہیل نے پھر اعتراض کیا کہ جب ہم آپ کو رسول مانتے ہی نہیں تو ایک مشترکہ دستاویز میں یہ الفاظ کیونکر لکھے جا سکتے ہیں۔ رسول کریمؐ نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ اچھا یہ الفاظ کاٹ دو مگر حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں یہ کس طرح جرأت کر سکتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے رسول اللہ کے لفظ کو کاٹوں! اس پر حضور نے خود ان الفاظ کو قلم زد فرمایا اور اس کی بجائے محمد بن عبداللہ لکھا گیا۔ بعض اور شرائط پر بھی مسلمانوں کو اعتراض تھا اور وہ بظاہر مسلمانوں کے خلاف نظر آتی تھیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی منظور فرمایا اور اس طرح اس صلح نامہ کی مندرجہ ذیل شرائط طے پائیں۔

(۱) مسلمان اس سال عمرہ کے لئے مکہ میں داخل نہ ہوں اور واپس مدینہ چلے جائیں

(۲) اگلے سال مسلمانوں کو عمرہ کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ وہ تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں اور اپنی تلواریں نیاموں کے اندر رکھیں۔

(۳) اگر قریش میں سے کوئی شخص اپنے ولی کی اجازت کے بغیر مسلمانوں کے پاس چلا جائے تو اسے واپس قریش کے حوالہ کیا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی مسلمان قریش کے پاس چلا جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

(۴) عرب قبائل کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ فریقین میں سے جس کے ساتھ چاہیں مل جائیں اور ان کی طرف سے شریک معاہدہ ہو جائیں

(۵) اس صلحنامہ کی میعاد دس سال ہوگی۔

دردناک منظر یہ ہیں وہ ضروری شرائط جن کے تحت قریش مکہ اور مسلمانوں کے درمیان صلحنامہ طے پایا۔ ان میں سے پہلی تین شرطیں مسلمانوں کو سخت ناگوار گذریں وہ یہ محسوس کرتے تھے کہ یہ شرائط ہمارے وقار اور ہماری عزت کے منافی ہیں۔ اتفاق سے عین اس وقت جبکہ معاہدہ ضبط تحریر میں لایا جا رہا تھا۔ قریش مکہ کے نمائندہ سہیل کا بیٹا ابوجندل جو مسلمان ہو چکا تھا اور اسی جرم میں قید کی صعوبتیں برداشت کر رہا تھا کسی طرح بھاگ کر وہاں پہنچ گیا۔ اس نے اپنے تازہ زخموں کے نشانات دکھا کر یہ درخواست کی کہ مجھے مدینہ ساتھ چلنے کی اجازت دے دی جائے مگر سہیل نہ مانا اس نے اس امر پر زور دیا کہ طے شدہ شرط کے مطابق آپ اسے نہیں لے جا سکتے۔ چنانچہ بالآخر وہ اپنے بیٹے ابوجندل کو وہیں سے مارتا ہوا مکہ کو لے گیا۔ مسلمانوں کے لئے یہ دردناک منظر ناقابل برداشت تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالے تو بہت ہی بیتاب ہو گئے۔ حتیٰ کہ انہوں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ واقعی اللہ تعالے کے سچے نبی اور رسول ہیں اور ہم حق پر ہیں اور ہمارے دشمن باطل پر۔ تو پھر ہم ذلت آخر کیوں برداشت کر رہے ہیں؟ حضور نے فرمایا عمر! دیکھو میں اللہ تعالے کا رسول ہوں میں خدا کے منشا کو جانتا ہوں اور وہی کر رہا ہوں جو اس کی مشیت میں زیادہ بہتر اور مناسب ہے۔ اس پر بھی حضرت عمرؓ کو چین نہ آیا اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم مکہ میں داخل ہوں گے اور خانہ کعبہ کی زیارت اور طواف سے مشرف ہوں گے؟ حضور نے فرمایا ہاں میں نے ضرور کہا تھا لیکن میں نے یہ کب کہا تھا کہ ہم اسی سال ایسا کریں گے؟ اس پر حضرت عمر کا غصہ فرو ہو گیا لیکن عام مسلمانوں میں بہرحال یہی تاثر قائم رہا کہ ہم نے دب کر صلح کی ہے۔

حضرت ام سلمہؓ کا مشورہ اسی تاثر کا یہ نتیجہ تھا کہ جب رسول کریم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان اسی جگہ قربانیاں کر لیں تو کوئی بھی فوری طور پر قربانی کرنے کے لئے نہ اٹھا۔ اس پر حضور مشورہ کے لئے حضرت ام سلمہؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت ام سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کے صحابہ ہرگز نافرمان نہیں ہیں صرف شرائط صلح نے انہیں نڈھال کر رکھا ہے۔ حضور خود باہر جاکر پہلے قربانی کر دیں۔ پھر دیکھیں کہ کس طرح صحابہ اطاعت کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ حضور نے اس مشورہ کو پسند فرمایا۔ چنانچہ آپ نے باہر تشریف لے جاکر قربانی کر دی۔ جب صحابہ نے حضور کو قربانی کرتے دیکھا تو انہوں نے بھی بلاتامل قربانی شروع کر دی۔ اور اس سلسلے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگے۔

فتح مبین کی بشارت قربانی کے بعد آنحضرتؐ اپنے صحابہ کی معیت میں واپس مدینہ کو روانہ ہو گئے۔ ابھی راستہ میں ہی تھے کہ آپ پر سورہ فتح نازل ہوئی۔ جس کے ابتدائی الفاظ ہی یہ تھے۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا۔ یعنی اے رسول! ہم نے تمہیں کھلی کھلی فتح عطا فرمائی ہے۔ گویا اللہ تعالے نے مومنوں کو جو غم سے نڈھال ہو رہے تھے۔ یہ خوشخبری دے دی کہ گو بظاہر اس صلح کی شرائط مسلمانوں کے لئے بہت تکلیف دہ ہیں لیکن حق یہ ہے کہ انہیں شرائط میں اسلام کی فتح مضمر ہے۔ چنانچہ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ فی الحقیقت یہ شرائط مسلمانوں کے حق میں "فتح مبین" ہی تھیں۔ جونہی صلحنامہ کے مطابق مسلمانوں کو امن و امان نصیب ہوا اور انہیں اطمینان کے ساتھ تبلیغ اسلام کا موقع ملا۔ اسلام حیرت انگیز اور غیر معمولی سرعت کے ساتھ پھیلنے اور ترقی کرنے لگا

صلح حدیبیہ کے عظیم الشان نتائج جیسا کہ مضمون کے شروع میں عرض کیا جا چکا ہے۔ صلح حدیبیہ تاریخ اسلام کے اہم ترین واقعات میں سے ایک ہے اس کے ذریعہ اسلام کی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ جس نے یہ ثابت کر دیا کہ اسلام جنگ کی نسبت امن کے زمانہ میں ترقی کرنے کی بہت زیادہ صلاحیت اپنے اندر رکھتا ہے۔

صلح حدیبیہ نے انیس ۱۹ سال کی اس طویل کشمکش کو ختم کر دیا جس میں مسلمانوں کو پہلے ظلم و تشدد سے دوچار ہونا پڑا اور بعد میں مجبوراً کفار سے جنگیں کرنا پڑیں اس طویل زمانہ میں مسلمانوں کی رفتار ترقی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جنگ بدر میں مسلمان مجاہدین کی تعداد ۳۱۰ سے ۳۱۹ تک مختلف روایتوں میں بیان کی گئی ہے۔ اس سے اگلے سال جنگ احد ہوئی اس میں شریک ہونے والے مسلمانوں کی تعداد سات سو تھی۔ ۵ھ ہجری میں غزوۂ خندق ہوئی اس میں عملاً حصہ لینے والے مسلمان غالباً ایک ہزار تھے۔ ۶ھ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہونے والے قافلہ کے افراد کی تعداد چودہ سو بیان کی جاتی ہے گویا قریباً تیرہ سال کی زندگی اور قریباً چھ سال کے مدنی دور (صلح حدیبیہ تک) کو ملاکر کل انیس ۱۹ سال بنتے ہیں ان انیس سالوں میں جو جبر و تشدد اور جنگوں میں گذرے اسلام چودہ سو مسلمان جوان پیدا کر سکا۔ مگر اس کے بعد جب صلح حدیبیہ کے ذریعہ امن و امان کا دور دورہ شروع ہوا تو اس میں مسلمانوں کی رفتار ترقی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ صلح حدیبیہ کے صرف دو سال بعد یعنی ۸ھ ہجری میں فتح مکہ کے موقع پر مسلمہ طور پر دس ہزار مسلمان شریک ہوئے۔ گویا جہاں جنگ کے زمانہ میں انیس ۱۹ سال کی طویل جدوجہد نے صرف چودہ سو مسلمان پیدا کئے۔ وہاں اس کے بعد امن کے زمانہ میں دو سال کی پرامن تبلیغ کے ذریعہ اس تعداد میں آٹھ ہزار چھ سو کا اضافہ ہوا ——— اس کی بڑی وجہ یہی تھی کہ جنگ کے زمانہ میں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان میل جول کے بہت کم مواقع میسر تھے اسلئے لوگوں کو اسلام کی دلکش تعلیم سے آگاہ ہونے اور اس سے متاثر ہونے کا زیادہ موقع نہ ملا۔ پھر اس زمانہ میں جو لوگ اسلام سے متاثر ہوتے بھی تھے۔ ان میں سے اکثر غیر معمولی مصائب اور ابتلاؤں کے خوف سے علی الاعلان اسلام میں داخل ہونے کی جرأت نہ کرتے تھے۔ لیکن جب مصائب و آلام کا

(باقی [illegible])

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ راپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

نام جماعت و ضلع

ادرحمہ ضلع سرگودھا

چوہدری سردار محمد صاحب۔ سکرٹری زراعت

بدین ضلع حیدرآباد

ملک جلال الدین صاحب جنرل سیکرٹری

ملک عبدالمالک صاحب۔ سکرٹری اصلاح و ارشاد

ملک اللہ دسایا صاحب " تعلیم

نہال ضلع گجرات

چوہدری صاحب داد صاحب سیکرٹری زراعت

چک $\frac{۱۳۸}{7-R}$ ضلع بہاولنگر

چوہدری احمد دین صاحب۔ سیکرٹری زراعت

پمپ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

چوہدری سردار احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ

دلیوان سنگھ والہ ضلع ملتان

چوہدری محمد امین صاحب پریذیڈنٹ

نام جماعت و ضلع

چک $\frac{۱۲}{1-R}$ ضلع بہاولنگر

چوہدری اللہ دتہ صاحب۔ پریذیڈنٹ

" " امین

چوہدری محمد حسین صاحب سیکرٹری مال

" " محاسب

جلال پور جٹاں ضلع گجرات

ملک محمد مقبول صاحب پریذیڈنٹ

" سیکرٹری مال

چک ۱۴۸ گاگڑی ضلع رحیم یار خان

چوہدری شاہ محمد صاحب۔ پریذیڈنٹ

" " امین

" " سیکرٹری اصلاح و ارشاد

چوہدری بشیر احمد صاحب " مال

" " محاسب

محلہ دارالرحمت غربی آ ب ربوہ ضلع جھنگ

قریشی ذکاء اللہ صاحب۔ سیکرٹری مال

ولادت عزیزم محمد رمضان صاحب سعید ساکنہ گاگڑی کے ہاں بفضل خداوند تعالیٰ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نومولود کا نام محمد الدین تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت بچے کی صحت و عافیت و درازئ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا محمد حسین جیبھی مسیح دارالصدر متصل کوٹھی شاہنواز صاحب۔ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے (۱) خاکسار کو صوفی عبدالرحیم صاحب مہاجر لدھیانوی ریلوے ٹیلیگراف کا پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود یہ سطور پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ملک بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جیکب آباد۔ میونسپل روڈ جیکب آباد)

(۲) مولوی محمد صدیق صاحب جو باغبانپورہ سے منٹگمری چلے گئے تھے کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں تو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔

(داؤد احمد۔ جامعہ احمدیہ ہوسٹل ربوہ)

دعائے مغفرت محترم مولوی احمد علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہلیہ محترمہ سیداں بانو صاحبہ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۲ء بروز منگل قریباً ۷۴ سال کی عمر میں موضع دوالمیال میں رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے

(صوبیدار مرزا غلام حسین ڈہری سیداں ضلع جہلم)

(۲) میرے چچا مکرم چوہدری سردار خانصاحب مانگٹ مورخہ ۱۸ ر $\frac{۱۱}{۶۲}$ بوقت ۸ بجے شام برضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صحابی تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور جماعت کے سرگرم رکن تھے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (محمد حیات خاں)

منسوخ شدہ وصایا کی بحالی کے لئے

قواعد کی ضروری تشریح

(۱) جو شخص اپنی وصیت کو بوجہ عدم استطاعت جاری نہ رکھ سکتا ہو اور وصیت منسوخ کرانے کے لئے خود درخواست کرے اور اس طرح اس کی وصیت منسوخ ہو جائے۔ ایسا شخص اگر بعد میں کسی وقت اپنی منسوخ شدہ وصیت کو بحال کرانا چاہے تو اس کی بحالی کے لئے یہ شرائط ہیں۔

ا۔ منسوخ شدہ وصیت کا بقایا ادا کیا جائے۔

ب۔ عرصہ منسوخی وصیت کا چندہ عام ادا کیا گیا ہو۔

(۲) ایسا شخص اگر نئی وصیت کرے تو اس پر بھی یہ دونوں شرائط جاری ہوں گی۔

(۳) مگر جس شخص کی وصیت مجلس کارپرداز نے بوجہ عدم ادائیگی بقایا منسوخ کی ہو (نہ کہ اس نے خود منسوخ کرائی ہو) تو اس کی وصیت بحال کرنے کے لئے حصہ آمد کا سارا بقایا بحالی کی تاریخ تک ادا ہونا چاہئے۔ یعنی اس شخص سے عرصہ منسوخی وصیت کی صرف چندہ عام کی وصولی کافی نہیں بلکہ وصیت بحال کرانے کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس عرصہ کے حصہ آمد اور وصول شدہ چندہ عام کا جو فرق ہے۔ اس کمی کو بھی پورا کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تبلیغ ممالک بیرون کے لئے ایک مخلص دوست کا شوق

تجارت میں برکت حاصل کرنیکا قابل رشک جذبہ

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم لائلپور مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز انہوں نے اپنے مکان پر باہر سے کسی کی دستک سنی اور وہ باہر نکلے تو دروازہ پر ایک مخلص دوست بنام مکرم غلام حسین صاحب تاندلیانوالہ کو پایا۔ آپ نے شیخ صاحب کو سو روپیہ دیتے ہوئے فرمایا۔ میرے پاس دو سو روپیہ کی پونجی ہے۔ میں کاروبار کرنا چاہتا ہوں لیکن نصف پونجی میں خدا کی راہ میں دینا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے سو روپیہ تبلیغ ممالک بیرون کے لئے ادا فرما دیا۔ تجارت میں برکت حاصل کرنے کا یہ قابل رشک جذبہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں خیر و برکت ڈالے اور مخیر احباب کے لئے اس روح کو مشعل راہ بنائے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

امام کی اطاعت کا قابل تعریف نمونہ

مکرم مظفر الدین چوہدری صاحب مقیم ربوہ اپنے وعدہ سال رواں (خود ۵۰/- روپے۔ بیگم صاحبہ ۳۵/- روپے۔ بچگان ۷/۲ روپے کل ۹۲/۲ روپے) کی دفتر میں اطلاع بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں پہلے سے بہت زیادہ مقروض ہوں اور باوجود مالی پریشانیوں کے یہ یقین رکھتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کی فوری تعمیل میں ہی تمام برکات ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم حاصل کرنے کا اس زمانہ میں یہی ایک ذریعہ ہے۔" (وکیل المال اول)

درخواست دعا

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم لائلپور مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم قاضی غلام مجتبیٰ المعروف چینی صاحب نے اپنی طرف سے ۱۲۳/۸/- روپے اور اپنی صاحبزادیوں کی طرف سے ۲۰/- روپیہ بمد چندہ تحریک جدید سال $\frac{۲۷}{۱۷}$ نقد ادا فرما کر احباب سے دعا کی خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ محترم موصوف دیر سے صاحب فراش ہیں اور اشاعت اسلام کے لئے اپنے دل میں ایک خاص تڑپ رکھتے ہیں۔ جملہ احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری محمد حسن صاحب افسر مال با اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر جھنگ۔

مقدمہ فک الرہن با قبضہ انفوذ صحیح کرک محمدی تحصیل چنیوٹ

جامع محمدی شریف زیر اہتمام مولوی محمد ذاکر ولد مولوی عبدالغفور قوم کھوکھر سکنہ کوٹ محمدی تحصیل چنیوٹ ــــ

بنام ـ کرم چند ولد گنگارام ـ لدھارام ـ چیندارام پسران گنگارام ـ شیوا دتہ ـ بھونت رام سیتارام ـ کشن لال پسران وسندہ رام مسماۃ پاربتی بیوہ کرم چند ـ مول چند ـ جوہری لال پسران دیوی دتہ غیر مسلم حال بھارت ـ

درخواست فک الرہن کھاتہ ۳۹ کا $\frac{1}{2}$ حصہ بقدر ۶ کنال ۶ مرلہ کھاتہ ۴۰ کا $\frac{1}{8}$ حصہ بقدر ۴ مرلہ کل تعدادی ۶ کنال ۱۰ مرلہ جمعبندی سال ۵۹-۱۹۵۸ء مندرجہ بالا میں کرم چند وغیرہ فریق غیر مسلم ہیں جو کہ اب ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ $\frac{۲}{۱}$ ۱۸ بوقت ۹ بجے صبح حاضر عدالت جھنگ صدر ہوکر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری انکے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج مورخہ $\frac{۱۱}{۹}$ ۱۸ بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم: مہر عدالت:

تاریخ اسلام کا ایک اہم واقعہ ــــ صلح حدیبیہ

(بقیہ صفحہ ۵)

ان میں سے اکثر غیر معمولی مصائب اور ابتلاؤں کے خوف سے علی الاعلان اسلام میں داخل ہونے کی جرأت نہ کرتے تھے لیکن جب مصائب و آلام کا یہ طویل دور ختم ہوا اور امن و سکون کا ماحول قائم ہوا تو لوگوں کو مسلمانوں سے آزادانہ طور پر ملنے جلنے اور اس طرح اسلام کی دلآویز تعلیم اور اس کے عملی نمونہ سے آگاہ ہونے کے زیادہ مواقع ملے جن کی وجہ سے وہ سرعت کے ساتھ اسلام کی آغوش میں آنے لگے۔ خلاصہ یہ کہ صلح حدیبیہ کے مندرجہ ذیل تین نتائج بہت نمایاں طور پر ہمیں نظر آتے ہیں:۔

(۱) اس نے یہ ثابت کردیا کہ اسلام کی اصل خوبی اور برتری وہ عقلی و نقلی دلائل وہ براہین ہیں جو نہایت دلکش ـ جامع اور قلوب کو اپنی طرف کھینچنے کی بے پناہ صلاحیت اپنے اندر رکھتے ہیں۔

(۲) صلح حدیبیہ نے ثابت کردیا کہ اسلام ہرگز ہرگز تلوار کے زور سے نہیں پھیلا بلکہ اپنی روحانی طاقت اور جاذبیت کی وجہ سے پھیلا ہے۔

(۳) صلح حدیبیہ کے واقعات نے بتا دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذاتی رجحان و میلان ہمیشہ صلح اور امن کی طرف رہا نہ کہ جنگ کی طرف۔ جنگوں میں حضور کو مجبوراً حصہ لینا پڑا اور اس کی وجہ سے کفار کی طرف سے پیدا کردہ حالات تھے ورنہ حضور نے کبھی بھی جنگ کو پسند نہیں فرمایا۔ ہمیشہ صلح اور امن کے لئے کوشاں رہے۔

درخواستہائے دعا

۱ـ برادرم محمد اقبال ٹھیکیدار وہاڑی عرصہ $\frac{۱}{۲}$ ۲ ماہ سے بعارضہ بخار اور کثرت پیشاب سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

(محمد وارث دکاندار چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

۲ـ میری والدہ صاحبہ بیمار ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے اپنے خاص فضل سے جلد از جلد شفا عطا فرماوے۔

(استانی ارشاد بیگم گوجرہ شہر)

۳ـ میری والدہ صاحبہ محترمہ قریباً عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بوجہ بلڈ پریشر اور دل کی تکلیف کے زیادہ بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(خاکسار صالح احمد خان جھنگ بازار لائل پور)

"آپ کی قیمت اخبار ماہ دسمبر ۱۹۶۰ء میں ختم ہے"

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار ماہ دسمبر ۱۹۶۰ء میں ختم ہو رہی ہے۔ حسب سابق ان کو وی پی کئے جارہے ہیں۔ براہ کرم وصول فرماکر مشکور فرمائیں۔

وہ احباب جن کے ارشاد پر وی پی نہیں کئے جاتے۔ وہ براہ کرم بذریعہ منی آرڈر رقم بھجوادیں۔ تاکہ اخبار جاری رکھا جاسکے۔

(مینیجر الفضل)

خریداری نمبر	تاریخ	نام
۲۶۵۱	۱۶/۱۲/۶۰	عبدالغفور صاحب
۳۰۳۲	"	M. Riaz Khan Sh.
۳۳۹۱	"	B. A. Chawdhry Sh.
۲۸۰۱	"	ڈاکٹر کیپٹن عبدالرحیم صاحب
۳۵۵۴	۱۷/۱۲/۶۰	چوہدری غلام احمد صاحب
۲۹۳۶	"	چوہدری مقبول احمد صاحب
۲۹۳۳	"	کھوکھر جنرل سٹور
۲۵۱۷	"	مبارک احمد صاحب ہاشمی
۱۶۴۷	"	ضیاء جنرل سٹور
۲۹۳	"	چوہدری عبدالقادر صاحب احمدی
۴۲۸	۱۸/۱۲/۶۰	سیدہ شاہ جہان بیگم صاحبہ
۱۶۳۵	"	ملک شیر بہادر خانصاحب
۷۵۱۵	"	چوہدری نور محمد صاحب
۱۳۸	"	ڈاکٹر مظفر دین صاحب
۱۵۱	"	حکیم فتح محمد صاحب
۸۶۴	"	محمد شریف احمد صاحب
۲۲۷۰	"	محمد افضل خانصاحب
۲۰۶۷	"	احسان الٰہی۔ فضل الٰہی صاحبان
۲۱۷۴	"	لیفٹیننٹ چوہدری عبدالحق صاحب احمدی
۲۱۱۴	"	امان اللہ صاحب سیالی
۲۷۸۸	"	A. Hamid Sh.
۲۸۶۳	"	خواجہ عبدالرحیم صاحب
۳۳۹۱	"	محمد اقبال صاحب منہاس
۳۳۰۸	۱۹/۱۲/۶۰	چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ
۲۶۷۱	"	چوہدری خورشید احمد صاحب
۲۲۸۲	"	سید تصدق حسین شاہ صاحب
۳۹۶	۱۹/۱۲/۶۰	مرزا منور بیگ صاحب
۲۹۴۲	۲۰/۱۲/۶۰	چوہدری غلام احمد صاحب باجوہ
۱۲۷	"	شیخ دوست محمد صاحب [illegible]
۲۸۴	"	غلام رسول صاحب چیمہ
۶۵	"	مستری غلام محمد صاحب احمدی
۴۴۳	"	خواجہ عبدالرشید صاحب
۶۸۴	"	منیر احمد صاحب
۵۲۶	"	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب احمدی
۲۳۱۶	"	چوہدری عبدالرحمان صاحب
۲۶۹۰	"	چوہدری غلام محمد۔ محمد حیات صاحبان
۲۶۶۱	"	چوہدری محمد نواز صاحب
۲۶۷۶	"	محمد شریف خانصاحب
۲۲۷۵	"	محمد اسلم صاحب
۵۲۵	۲۱/۱۲/۶۰	مرزا بشیر احمد صاحب
۶۳	"	مولوی محمد عرفان صاحب
۲۲۹	"	نوابزادہ محمد امین خانصاحب
۱۶۳۸	"	ڈپٹی محمد حسین صاحب بی اے
۲۹۱	"	مولوی نورالدین صاحب
۲۳۱	"	صوبیدار میجر اللہ دتا صاحب
۷۷۴	"	عبدالعزیز صاحب۔ غلام حسین صاحب
۳۵۶	"	میاں غلام محمد صاحب
۴۳	"	شیخ اقبال الدین صاحب
۱۹۵	"	شیخ فیروز الدین صاحب
۳۲۲	"	مرزا عبدالرؤف صاحب
۱۰۲۲	"	چوہدری محمد صادق صاحب
۱۴۰۲	"	چوہدری ایم اے ناصر صاحب

اشاعت اسلام کیلئے مالی قربانی کا اشتیاق

مکرم محمود احمد ناصر صاحب انسپکٹر آف ورکس کیمل پور اپنے گرامی نامہ مرسلہ $\frac{۱۱}{۶۰}$/۴ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پیارے امام نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا ہے میں اپنا وعدہ -/۱۱۵ اور اپنی اہلیہ کا -/۴۰ کا آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتا ہوں ...... میرا تجربہ ہے کہ جتنا زیادہ خدا کی راہ میں خرچ کیا جاوے اس سے کئی ہزار گنا زیادہ مل جاتا ہے یہ تو صرف ہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے کا معاملہ ہے۔ ورنہ خداوند کریم کو ہمارے روپوں پیسوں کی کیا ضرورت ہے"

دعا ہے اللہ تعالے ہر مخلص احمدی مرد۔ عورت جوان اور بچہ کو حضور کے روح پرور پیغام کی تعمیل میں تحریک جدید ایسی بابرکت تحریک کے مالی جہاد میں شامل ہونے کی توفیق بخشے اور نمایاں اضافہ کے نئے سال رواں کا وعدہ بھجوانے کی توفیق عطا فرماوے

(وکیل المال اول)

اعلانِ نکاح

عزیز مبارک احمد صاحب ولد امین الحق صاحب سکنہ راولپنڈی کا نکاح عزیزہ محمودہ خانم بنت اخویم عبدالحق صاحب احمدی سکنہ پشاور کے ہمراہ بعوض ایک ہزار حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور)

مخزن معارف

یعنی "خلاصہ تفسیر کبیر" مؤلفہ پیر معین الدین صاحب کے متعلق

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی رائے "...... یہ خلاصہ میرے زیر مطالعہ رہا ہے اور ... میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت محنت جانفشانی اور محبت سے تیار کیا گیا ہے جو دوست تفسیر کبیر کا مطالعہ نہیں کر سکتے ان کے لئے تو خصوصاً بہت ہی مفید ہے مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر کبیر کا مطالعہ کرنیوالے بھی اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پیر صاحب کو بہت بہت جزاء دے اور دوستوں کو اس پیارے تحفہ سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔"

خدا تعالیٰ کے فضل سے سورۂ یونس تا کہف والی ہزار صفحہ کی معرکۃ الآراء جلد کا جو سو سو روپیہ میں بکی ہے اور اب بالکل نایاب ہے اور پورے آخری پارہ کی اٹھارہ سو صفحات پر مشتمل چاروں جلدوں کا جو قرآنی معارف کا بے بہا خزانہ ہیں خلاصہ الگ الگ شائع ہو چکا ہے۔ قیمت فی جلد آئیل کلاتھ -/۵

نوٹ:- تیسری جلد جس میں پہلے پارہ کے نورکوع والی جلد کے علاوہ باقی ساری مطبوعہ تفسیر کبیر کا خلاصہ آجاویگا انشاء اللہ جلد بریل سکے گی (قیمت ۷/ روپیہ ہوگی) ملنے کا پتہ:- افضل برادرز گول بازار۔ ربوہ

حیوانات کیلئے چھری ہتھیا ......

شفتل اور برسیم وغیرہ کے چارہ سے جانوروں کو عموماً خوفناک اور مہلک اپھارہ ہو جاتا ہے پیٹ میں چھری، باڑہ کار وغیرہ گھونپ کر ہوا خارج کرنا فرسودہ طریقہ علاج ہے "اکسیر پھٹا" کا ایک پیکٹ پندرہ منٹ کے اندر اندر اس خوفناک اپھارہ کو غائب کر دیتا ہے۔

قیمت فی پیکٹ ۱۲/ فی درجن -/-/۶ روپیہ چار پیکٹ یا اس سے زیادہ اکٹھے منگوانے پر محصولڈاک معاف

نوٹ:- اس دواء کے غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت گذشتہ چار سال سے دی جا رہی ہے اس کے علاوہ اکسیر گل گھوٹو (برائے خناق) اکسیر منہ کھر۔ اکسیر چیچک اور اکسیر گندار (بدہضمی اور کھانسی وغیرہ کے لئے) غرض حیوانات کی جملہ امراض کے لئے نہایت مفید اور زود اثر دوائیں ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں۔

منیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

اہلِ اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

مفت

کارڈ آنے پر

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

درخواست دعا

میرا بھانجا عزیزم مودود احمد ابن شیخ ظہور احمد صاحب کافی دنوں سے بیمار چلا آرہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے جلد از جلد صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حمید اللہ خان ابن خان میر خان
غلہ منڈی ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی

لاہور۔ جوہرآباد۔ بھیرہ برائے ایڈوانس بکنگ فون
لاہور - ۶۲۳۳۷، ربوہ ۶۷، سرگودھا ۲۲۳۵
جوہرآباد - ۵۸

ہیڈ آفس
جودھامل بلڈنگ لاہور
فون = ۲۷۰۰۰، ۶۵۵۷۰

از لاہور تا سرگودھا	۲/۰	۵/۴۵	۶/۴۵	۱۰/۴۵	۱/۰	۲/۱۵	۳/۰						
ربوہ تا جوہرآباد	۳/۳۰	۹/۱۵	۱۲/۱۵	۲/۳۰	۲/۳۰	۳/۴۵	۱۰/۳۰						
سرگودھا تا لاہور	۲/۱۵	۴/۱۵	۶/۰	۱۱/۱۵	۲/۳۰	۲/۳۰	۵/۱۵						
سرگودھا تا بھیرہ	۵/۴۵	۱۲/۴۵	۳/۴۵	۶/۴۵	۹/۴۵	۱۱/۴۵	۱۱/۴۵	۱۲/۴۵	۱/۴۵	۲/۴۵	۳/۴۵	۴/۴۵	۵/۴۵	۶/۴۵
بھیرہ تا سرگودھا	۳/۴۵	۲/۴۵	۵/۴۵	۸/۴۵	۳/۴۵	۹/۴۵	۱۰/۴۵	۱۱/۴۵	۱۲/۴۵	۱/۴۵	۲/۴۵	۳/۴۵	۴/۴۵	۲/۴۵
از جوہرآباد	۳/۳۰	۲/۳۰	۵/۴۵	۹/۰	۱۱/۱۵	۱/۱۵	۳/۴۵						

نوٹ:-
لاہور۔ سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے
ربوہ۔ جوہرآباد کے درمیان اڑھائی گھنٹے
سرگودھا۔ بھیرہ کے درمیان دو گھنٹے کا سفر ہے۔

سٹینڈ منیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴